اخبار و افکار

وقائع نگار

جولائی ۱۹۷۲ء : ادارۂ تحقیقات اسلامی کی کشش ملک کی چند مشہور ہستیوں کی خاص توجہ اپنی طرف مبذول کرانے میں کامیاب ہوئی۔ ان حضرات کی آمد اور ان کے تشجیعی کلمات سے صرف یہی نہیں کہ وابستگان ادارہ کی جمعیت خاطر ہوتی ہے بلکہ یہ احساس بھی تازہ ہوتا ہے کہ آج کل جبکہ اسلامی علوم کی کسادبازاری صدیوں سے جاری ہے، اور اسلامی ثقافت اور تہذیب کے اثرات روز بروز مٹتے جا رہے ہیں، ایسے اہل علم حضرات کا دم غنیمت ہے جو ان مٹتے ہوئے آثار کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں اور فرزندان اسلام کے علمی کارناموں کو دیکھ کر مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔

۱ - جولائی کی ابتدائی تاریخوں میں ملک کے مشہور محدث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب بانی مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نے ادارے کو اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ مولانا کی علمی خدمات اور علوم عربیہ کی مہارت کا اعتراف حکومت متحدہ عربیہ مصر نے اس طرح کیا کہ وزارت تعلیم کے علمی رسالہ مجلۃ اللغۃ العربیہ کا عضومراسل (Corresponding Member) بنایا، المجلس الاعلی للشئون الاسلامیہ قاہرہ کی کانفرنسوں میں مدعو کیا۔ آپ کا علمی فیض آپ کی علمی تصانیف؛ جن میں جامع ترمذی کی شرح سب سے زیادہ وقیع ہے، کے علاوہ آپ کے ہونہار تلامذہ کی وساطت سے ملک میں جاری و ساری ہے۔

اس سے قبل جب ادارۂ تحقیقات اسلامی کا دفتر کراچی میں تھا تو ادارہ حضرت مولانا کی توجہ کا مرکز رہ چکا ہے۔ ایک طویل وقفے کے بعد جب آپ

نے ادارہ کے مختلف شعبوں کو دیکھا تو نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ بینات بابت جولائی ۱۹۷۲ء کے اداریے کے آخر (صفحہ ٦) میں آپ نے ادارے کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔ بےجا نہ ہوگا اگر چند جملے حضرت مولانا کے شکریے کے ساتھ نقل کرکے ہم ہدیۂ قارئین کریں:

"مقام مسرت ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی پاکستان کا رخ بدل رہا ہے۔ ۔ ۔ اور جناب ڈاکٹر معصومی صاحب کی سرپرستی میں اونچے پیمانے پر علمی و دینی تحقیق کا حق ادا ہو رہا ہے۔ ادارے کا جدید شاہکار امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ کی کتاب "اختلاف الفقہاء" کی طباعت اور اس کا ایڈٹ کرنا ہے، جس پر آئندہ اشاعت میں ایک مختصر بصیرت افروز مقالہ انشاءاللہ ناظرین کے سامنے آئے گا۔ مدت سے یہی تمنا تھی کہ ادارہ کے اساسی مقاصد اسی قسم کے ہونے چاہئیں تھے۔ خدا کرے استقامت نصیب ہو اور ملک و ملت کے لاکھوں روپے صحیح دینی و علمی مقاصد پر خرچ ہوں۔ ۔ ۔ جدید علم کلام اور فقہ اسلامی کی صحیح خدمت ہو، تاکہ اللہ تعالی اور اس کی مخلوق دونوں بیک وقت راضی ہوں، واللہ سبحانہ ھوالموفق لکل خیر،"

۲۔ دوسرے بزرگ جنھوں نے ادارے کو اپنی زیارت سے نوازا وہ حضرت علامہ احمد حسین نوری صاحب ہیں جو پاکستان انصار الحسین مشن، راولپنڈی کے سرپرست ہیں۔ علامہ صاحب سے ڈائرکٹر صاحب کی نہایت مفید گفتگو ہوئی، اور اگرچہ انہیں ادارے کے انگریزی مجلہ اسلامک اسٹڈیز کے ایک مقالے سے کچھ شکایت پیدا ہوگئی تھی، مگر ڈائرکٹر صاحب کے بیان و اعتذار سے ان کی تشفی ہوگئی، اور ادارے کے علمی و تحقیقی کاموں پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ فالحمد للہ۔

۳۔ ماہ گذشتہ کے آخر میں وزارت تعلیم کی وساطت سے جنوبی افریقہ کے ایک بزرگ اہل علم شیخ عمر بن عبداللہ آل الشیخ ابی بکر بن سالم العلوی

الحسینی ادارے میں تشریف لائے، آپ زنجبار کے علوی خاندان کے چشم و چراغ ہیں ۔ زنجبار کی اسلامی حکومت کے عہد میں بیت المال اسلامی کے مدیر تھے ۔ وہاں کی حکومت کا تختہ جب الٹ دیا گیا تو جنوبی افریقہ میں پناہ گزیں ہوئے، اور اب جزائرالقمر (Comoro Isles) کے 'مستشار' ہیں ۔ لندن اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی ۔ ادارے کے علمی اور تحقیقی کاموں پر اچھے تاثرات کا اظہار کیا ۔ ادارے کے عربی مجلہ الدراسات الاسلامیہ کا ایک شمارہ ڈاکٹر حلیم وزیر الاوقاف، قاہرہ مصر کے یہاں دیکھ کر ان کو شوق ہوا کہ پاکستان کے سفر میں اس ادارے کو بھی دیکھیں ۔

۴ ۔ علمی حلقوں کے استعجاب کے لئے برصغیر پاک و ہند کے ایک گمنام مگر جلیل القدر عالم کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ یہ مشہور بزرگ حضرت مولانا محمد علی مونگیری کے پوتے مولانا فضل احمد ہیں جو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں استاد رہ چکے ہیں اور جن کا علمی کارنامہ امام بخاری کی ادب المفرد کی شرح فضل اللہ الصمد ہے ۔ اس شرح کو دو جلدوں میں جدہ کے مشہور تاجر یوسف زینل علی رضا نے تین بار شائع کیا ۔ یہ بزرگ شارح یعنی حضرت مولانا فضل احمد صاحب نے ڈائرکٹر کو ایک نجی خط بعض باتوں کے استفسار کے لئے لکھا ہے ۔ خط سے معلوم ہوا کہ مولانا، ریاض سعودی عرب میں ایک بڑی کار کی زد میں آگئے، کمر کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی، ہسپتال میں داخل ہوئے تو کراچی علاج کی غرض سے بھیج دئے گئے، اور چند ماہ ذی فراش رہے، الحمدللہ اٹھنے لگے ہیں اور اپنی علمی خدمات کی تصحیح و نظرثانی میں مصروف ہیں ۔ فضل اللہ الصمد کی تصحیح کے بعد شرح ترمذی کی تکمیل میں مشغول ہیں ۔ اس شرح کا نام المعالم المنیفہ فی المطالب النظیفۃ فی ایضاح مباحث الجامع للامام الترمذی ہے ۔ اس کے دوہزار صفحے تیار کئے جاچکے ہیں، پوری کتاب کی ضخامت تقریبا پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی ۔ اللہ بزرگ و برتر ایسی صاحب علم و عرفان ہستی کا فیضان تادیر قائم رکھے آمین ثم آمین ۔